REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۱۵ ہجرت ۱۳۳۹ ہش ۔ ۱۵ مئی ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۱۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احبابِ جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

— آمین اللّٰھم آمین —

جب تک کشمیر کا جھگڑا طے نہ ہو جائے مشترکہ خطرہ کا مقابلہ کرنیکے لئے بات چیت نہیں ہو سکتی

دولتِ مشترکہ کے آخری مکمل اجلاس کے بعد پریس کانفرنس میں صدر ایوب کا بیان

لندن ۱۴ رمئی - کل یہاں دولتِ مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے آخری مکمل اجلاس کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا جب تک کشمیر کا جھگڑا طے نہ ہو جائے مشترکہ خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان پاکستان کی بات چیت نہیں ہو سکتی۔ آپ نے کہا موجودہ حالات میں مشترکہ دفاع کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کو اس کا احساس کرنا چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ آپ نے پنڈت نہرو سے مشترکہ دفاع کے مسئلے پر بات چیت کی تھی لیکن انہوں نے آپ کی پیشکردہ تجاویز پر کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ کشمیر کے ضمن میں آپ نے بتایا کہ پنڈت نہرو سے حالیہ ملاقات کے دوران اس مسئلہ کا بھی ذکر آیا تھا۔ لیکن اس بارہ میں مزید کسی ملاقات کا انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ اس بارہ میں ہمارا موقف بالکل واضح ہے۔ یعنی یہ کہ کشمیر سے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اور کشمیری عوام کو خود اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا مستقبل قریب میں پنڈت نہرو سے کسی ملاقات کا امکان ہے؟ اس کے جواب میں آپ نے بتایا کہ مسٹر نہرو نے کسی مزید ملاقات کی خواہش ظاہر نہیں کی۔ اس پر آپ سے مزید پوچھا گیا۔ لیکن آپ نے تو اس خواہش کا اظہار کیا تھا؟ آپ نے کہا۔ میں نے خواہش کے اظہار پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ میں تو بلا کے خود ہندوستان جا کر اس بارہ میں عملی قدم بھی اٹھا چکا ہوں:

— قاہرہ ۱۴ رمئی۔ قاہرہ ریڈیو کے اعلان کے مطابق بغداد کے ایک فوجی ٹریبونل سے ۱۰ اشخاص کو انکی عدم موجودگی میں سزائے موت کا حکم سنایا ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے جنرل عبد الکریم قاسم وزیر اعظم کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔

ملکہ الزبتھ اگلے سال فروری میں پاکستان آئیں گی

شاہی دورے سے متعلق عنقریب لندن میں ایک سرکاری بیان جاری کیا جائیگا

لندن ۱۴ رمئی - کل رات صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اس امر کا انکشاف کیا کہ ملکہ الزبتھ اور ڈیوک آف اڈنبرا نے اگلے سال فروری میں پاکستان آنے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ صدر کے اس انکشاف کے بعد قصر بکنگھم کے ایک ترجمان نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ چند دنوں تک اس شاہی دورے کے بارے میں سرکاری بیان جاری کر دیا جائے گا۔ پاکستان ہائی کمیشن کے ترجمان نے اس توقع کا اظہار کیا۔ کہ ملکہ الزبتھ فروری کے آخری پندرھواڑے میں پاکستان جائینگی ہندوستان اور پاکستان کی آزادی کے بعد برصغیر میں برطانیہ کے کسی حکمران کا یہ پہلا دورہ ہوگا۔ ویسے ڈیوک آف اڈنبرا اپنے عالمی دورے کے سلسلہ میں گزشتہ سال پاکستان آ چکے ہیں:

مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئیں

سرگودھا ۱۴ رمئی۔ مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ آف بھیرہ بس سروس اور مکرم شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ آف یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا کی والدہ صاحبہ محترمہ کل مورخہ ۱۳ رمئی بروز جمعہ طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ کی نعش کو کل بھیرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ جنازے میں شہر کے معززین اور مقامی افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت

— اور درخواستِ دعا —

ربوہ ۱۴ رمئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تاحال بیمار چلے آتے ہیں آپ قریباً ایک ہفتہ سے بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ علاج جاری ہے۔ لیکن ابھی تک افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ گزشتہ شب لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت خراب ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۱۴ رمئی۔ آجکل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بہت گری گری رہتی ہے گھبراہٹ اور بے چینی کے علاوہ کمزوری بھی بہت ہے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی بغرض علاج مورخہ ۱۲ رمئی کو بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ رمئی۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے ۱۱ رمئی ۱۹۶۰ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وہ خطبہ پڑھ کر سنایا۔ جو حضور نے ۲ رستمبر ۱۹۴۹ء کو بمقام کوئٹہ دیا تھا۔ اور جس میں حضور نے جماعت کو نوجوانوں اور بچوں کی تربیت کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۵ رمئی ۱۹۶۰ء

پھر وہی باتیں

جہاں تک ہمارا بس ہو ہم متنازعہ معاملات سے اعراض کرتے ہیں خاص کر "پیغام صلح" والوں سے۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ "پیغام صلح" والے اپنے "پیغام جنگ" کو ہمیشہ جاری رکھنا چاہتے ہیں اور اس لئے کبھی کبھی ہمیں دفاع کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ پیغام صلح کے چند گذشتہ شیوع میں قمر ساماتوی صاحب ایسے ہی متنازعہ امور کے متعلق بحث فرما رہے ہیں۔ آپ تمام فرستادگان حق کے مخالفین کی طرح ہمیشہ منفی پہلو لیتے ہیں اور عجیب عجیب نکات پیدا کرتے ہیں۔

یہی "میں نہ مانوں" کا انداز ہے جو آپ نے ۱۱ رمئی ۱۹۶۰ء کے اشوع میں "مصلح موعود" کے خلاف اختیار کیا ہے مطلب یہ ہے کہ آپ ان لوگوں کو جو سورج کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ابھی سورج نہیں چڑھا۔ ابھی انتظار کرو آپ فرماتے ہیں کہ سورج تو اس وقت چڑھتا ہے جب رات بڑی تاریک ہو جاتی ہے۔ یعنی یہ زمانہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے ابھی ان کا زمانہ ختم ہی کہاں ہوا ہے کہ "مصلح موعود" آجائے۔ گویا آپ ہمیں یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ زندہ رسول ہیں اور ان کا زمانہ قیامت تک ہے یہ غلط ہے بلکہ نعوذ باللہ ان کا زمانہ تو ختم ہو چکا ہے ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیوں مبعوث ہوئے

قمر ساماتوی کے استدلال باطل کا یہ مطلب ہے کہ نعوذ باللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام لیوا دنیا میں کوئی نہ رہتا ان کی تعلیمات ختم کر دی جاتیں۔ ان کی تصنیفات جلا ڈالی جاتیں اور ان کا کہیں نام و نشان نظر نہ آتا تو تب کہیں جاکر "مصلح موعود" کی ضرورت پڑتی۔ ابھی چونکہ ایسا نہیں ہوا اسلئے "مصلح موعود" بھی نہیں آسکتا۔

پھر قمر ساماتوی یہ جتلانا چاہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد آج تک یہ جو مجدد دین۔ علماء وغیرہم مبعوث ہوتے رہے ہیں یہ تو یونہی مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلعم کی تعلیمات ہر وقت موجود رہی ہیں کوئی ایسا فتنہ نہیں دکھا جس کو فساد فی البر والبحر کا نام دیا جائے۔ اسلئے ان سب کو واپس ہونا چاہیئے

پھر قمر ساماتوی کے خیال میں "انجمن" کو "خلیفۃ المسیح" مان لینا۔ انجمن کا کثرت رائے سے خلیفہ منتخب کرکے مکر جانا۔ اور ایک دفعہ "خلیفۃ المسیح" مان کر سلسلہ خلافت سے ہی منکر ہو جانا کوئی فتنہ ہی نہیں ہے۔ جہاں تک مدت کا سوال ہے تو ساماتوی صاحب بتلائیں کہ اگر تین سو سال کے بعد جو "مصلح موعود" آئے گا جیسا کہ آپ کا خیال ہے تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ اس وقت ایسے ساماتوی نہ اٹھیں گے جو کہیں گے کیا تین سو سال ہی میں مسیح موعود علیہ السلام کا اثر زائل ہو گیا۔ اگر مدت کا ہی سوال ہے تو ساماتوی صاحب یہ بھی بتلائیں کہ آنحضرت صلعم کے فوری بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی کیا ضرورت تھی اللہ تعالے جو چاہے کر سکتا ہے۔ لیکن کیا آنحضرت صلعم کی وفات پر ظاہری حالات ایسے نہیں ہو گئے تھے کہ اگر حضرات شیخینؓ نہ کھڑے ہوتے تو اسلام کا نام و نشان ہی نعوذ باللہ دنیا سے مٹ جاتا۔ فتنہ منکرین زکات۔ مسیلمہ کذاب وغیرہ کی بغاوتیں کیا اس امر کا تقاضا نہیں کرتی تھیں کہ اللہ تعالے اپنی "قدرت ثانیہ" کا ہاتھ دکھائے کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ آنحضرت صلعم کا نعوذ باللہ زمانہ ہی آپ کی وفات کے ساتھ ختم ہو چکا تھا۔

آئیے اب ہمارے نقطۂ نظر سے دیکھیئے۔ اگر اس وقت "مصلح موعود" پیشگوئیوں کے مطابق ظہور نہ کرتے تو جماعت احمدیہ تتر بتر ہو جاتی اور ان کا حال بھی وہی ہوتا جو منکرین خلافت کا ہوا ہے اور ہو رہا ہے کہ ہر ایک اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا چاہتا ہے اور کبھی صدارت اور امارت الگ الگ عہدے بنتے ہیں اور اب پھر بزعم خود "مجلس معتمدان" چنی گئی ہے اور اس کا بھی یہ حال ہے کہ "پیغام صلح" کو ان کی پہلی نشست سے پہلے ہی ایک ناصحانہ اداریہ سپرد قلم کرنا پڑا ہے اور معتمدین مجلس کو ہدایات دینی پڑی ہیں۔ یعنی الٹے بانس بریلی۔ یہ مجلس معتمدان بھی عجیب ہے جو ہے تو بقول خود "خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین" مگر پہلی نشست سے بھی پہلے ہی اسکو پیغام صلح یہ ہدایات جاری کرتا ہے۔

"نہایت ڈرنے کا مقام ہے، ضرورت ہے کہ ہمارے نئے اراکین مجلس معتمدین اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کو آویزہ گوش بناکر ان پر پورے طور پر عامل ہوں۔ ان کا پارسا طبع اور دیانت دار ہونا تو اسی سے ظاہر ہے کہ قوم نے ان کو اس منصب کے لائق سمجھا، ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ مجلس میں آنے کے بعد اپنی پارسائی اور دیانتداری کا ایسا نمونہ پیش کریں اور اس پر ایسی استقامت دکھائیں کہ دوسروں کے لئے قابل تقلید ہو وہ اس وقت قوم کے امام ہونے کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے نمونہ سے دوسروں پر اچھا یا برا اثر پڑ سکتا اور سلسلہ کی بدنامی یا نیک نامی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ ہمارے تمام نئے اور پرانے اراکین حضرت مسیح موعود کے منشاء کے مطابق اس مجلس کو بہترین قومی مجلس بنانے کا موجب ہوں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس انجمن کے فیصلوں کا معیار کثرت رائے قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جس امر میں کثرت رائے ہو جائے، وہی صحیح اور قابل عمل سمجھا جائیگا۔ یہ وہ صحیح جمہوریت ہے جو ہماری قوم کا خصوصی امتیاز ہے، اس سے تمام قسم کی پیری مریدی کا قلع قمع ہو جاتا ہے، اسی لئے ۱۹۱۴ء میں جب آپ کی بناکردہ صدر انجمن احمدیہ ایک شخص واحد کے قبضۂ اقتدار میں آگئی، تو ہمیں اس سے علیحدہ ہو کر آپ کے قائم کردہ اصولوں پر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی بنیاد رکھنی پڑی اس جمہوری طریق عمل کو ہمیشہ پیش نظر رکھکر اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے اور جو امر کثرت رائے سے طے ہو جائے اس کے خلاف اپنی رائے کو ترک کر دینا چاہیئے کہ یہی فی الحقیقت مسیح موعود کی فرمانبرداری کا تقاضا ہے اور قوم کا وقار اور عظمت اسی کے اندر پنہاں ہے"۔

(پیغام صلح لاہور ۱۱ رمئی ۱۹۶۰ء)

قمر ساماتوی صاحب بتائیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے اندر یہ فتنہ کچھ کم ہے ؎

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جسکے اسکا دشمن آسماں کیوں ہو

جو مجلس معتمدان پیغام صلح کے نصائح کی محتاج ہے اس کو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین" کہنا کیا یہ چھوٹا سا فتنہ ہے؟ کیا مجلس معتمدان خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے یا پیغام صلح کی جانشین ہے؟ پھر انکار خلافت کا فتنہ تو ایسا ہے جو حضرت آدمؑ سے لیکر آج تک کبھی نہیں اٹھایا گیا تھا۔

تمہیں اس بت کی تکتی ہے کہ ہے میری خطا کتنی
قمر ساماتوی! انصاف سے کہنا خدا لگتی

یہ درست ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے وقت جوف دفی البر والبحر ہوتا ہے وہ خلفاء کے وقت نہیں ہوتا تاہم مصلح موعود کی ضرورت ثابت کرنے کے لئے یہ فتنے کم نہیں کہے جا سکتے اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ملفوظات جو الفضل ۷ رمئی ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئے ملاحظہ ہوں۔ یہ ملفوظات حضور نے مئی ۱۹۴۴ء میں فرمائے تھے۔ یعنی حضور ایدہ اللہ نے ۱۶ سال پہلے ہی بہ تصرف الٰہی قمر ساماتوی صاحب کے اعتراض کا جواب فرما دیا تھا ایک اقتباس یہاں نقل کیا جاتا ہے:-

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں لوگوں کا آپ کی متواتر مخالفت کرنا آپؑ کی نبوت کا ثبوت تھا مگر میری مخالفت جو خلافت کے زمانہ میں ہوئی یہ ایک اتفاقی بات تھی جیسے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو اگر سب لوگوں نے مان لیا اور کسی نے آپ کی مخالفت نہ کی تو یہ بھی ایک اتفاقی امر تھا بہر حال وہ الگ الگ زمانوں میں الگ الگ کیفیات کا ظہور ہوتا ہے جب اللہ تعالے کی طرف سے کسی نبی کے ذریعہ مخلصین کی ایک جماعت قائم ہو جائے۔ تو اس وقت اللہ تعالے کی یہ سنت ہے کہ وہ ایمانوں کو متزلزل کرنے والی آزمائش ان پر نہیں ڈالتا چنانچہ اس تسلسل میں اگر کوئی نبی یا غیر نبی آجائے تو اس کی وہ مخالفت نہیں ہوتی جو ان انبیاء کی ہوتی ہے۔ جو کفر و شرک کے دور میں اللہ تعالے کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسے حضرت موسے علیہ السلام کی تو مخالفت ہوئی مگر ہارونؑ اور یوشعؑ کو بغیر مخالفت

(باقی ص ۸ پر)

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشقِ رسولؐ کا نہایت مبارک انجام

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مولا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا جو دعوےٰ کیا ہے وہ اپنی ذات میں ایک معجزہ ہے حضور فرماتے ہیں ؎

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

(سراج منیر)

اسی طرح ایک اور جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

یا رسول اللہ برویت عہد دارم استوار
عشق تو دارم از اں روزے کہ بودم شیرخوار

گویا محبتِ رسولؐ زمانہ شیر خواری میں ہی حضور علیہ السلام کو عطا ہوئی اور حضور نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کے اس شجر کو زمانہ طفلی سے زندگی کے آخری سانس تک جس وفاداری و استواری سے پالا اس کی جملہ تفصیل کسی انسان کی زبان قلم سے بیان نہیں ہو سکتی۔ بہت چھوٹی عمر میں حضور اپنے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق نظم و نثر میں اپنی قلبی کیفیت کا اظہار فرماتے رہے "درمکنون" طفلی سے جوانی تک کا کلام ہے۔ اور اس میں بھی تپش سوز عشق اس طرح کا ہے کہ کسی مجازی عاشق کو بھی اپنے معشوق سے اس سے بڑھ کر حاصل نہیں ہو سکتا۔

محبت کی علامات کثرتِ یاد بے پناہ خواہش فیض ترک رضائے خویش۔ غیرت۔ اتحاد مقاصد اور محبوب کے رنگ میں کامل رنگین ہو جانا ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت رسول کو اگر مذکورہ بالا معیاروں پر جانچا جائے۔ تو بلا شبہ قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ یہ محبت معجزانہ محبت ہے۔ اور اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ حضور نے جب سے ہوش سنبھالا یہ دیکھا کہ سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ناپاک لوگوں کے جگر پاش الزامات اور طعنہائے کا ہدف بنی ہوئی ہے۔ اس لئے غیرت نے آپ کا دل دنیا و ما فیہا سے سرد کر دیا۔ آپ یکہ و تنہا ساری دنیا کے اسلام دشمنوں اور اعدائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف سینہ سپر ہو گئے۔ آپ نے اپنی دردناک دعاؤں سے آسمان میں شور قیامت برپا کر دیا۔ فرمایا ؎

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گر تو نہ آیا جلد یار

آپ نے اپنے قلب کے احساس غیرت اور اپنی بے قراری کو ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

رہبرِ ما سیدِ ما مصطفیٰ است
آنکہ ندیدست نظیرش سروش

آنکہ خدا مثلِ رخش نافرید
آنکہ بہشش مخزنِ ہر عقل و ہوش

دشمنِ دیں حملہ بروے کند
حیف بود گر بنشینم خموش

چند تواں کرد شکیبے کنم
چند کند صبر دلِ زہر نوش

آں نہ مسلماں ہتر از کافر است
کش نبود از پئے آں پاک جوش

جاں شود اندر رہِ پاکش فدا
مژدہ ہمیں است گر آید بگوش

ان اشعار سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دشمنوں کے ایک ناپاک جمِ غفیر میں گھرے ہوئے ہیں۔ جو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر تیر برسا کر اس عاشق جانباز کے لئے صبر محال کر رہے ہیں۔ آپ بے اختیار ہو کر فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے سردار اور رہبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ فرشتوں نے بھی اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی۔ یہ وہ بے مثال وجود ہے کہ خدا نے بھی اس جیسا چہرہ کبھی نہیں بنایا اور اس یگانہ روزگار کی راہ پر عقل و ہوش کا مخزن ہے۔ دشمن دین اس سید معصومین پر تیر برساتا ہے۔ اے انصاف کرنے والو! بتاؤ میں کب تک خاموش بیٹھا رہوں؟ میں کب تک صبر کر سکتا ہوں۔ دل زہر نوش کب تک صبر کر سکتا ہے۔ میرے نزدیک تو وہ مسلمان نہیں کافر سے بھی بدتر ہے۔ جس کے دل میں اس پاکوں کے سردار کے لئے جوش نہیں اٹھتا۔ میری زندگی کا واحد مقصد یہی ہے۔ کہ اس کی پاک راہ میں میری جاں فدا ہو جائے۔ اگر کوئی خوشخبری ہے۔ تو یہی ایک خوشخبری ہے۔ خدا کرے کہ میرے کانوں تک پہونچے۔

ان دشمنوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات، آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی لائی ہوئی کتاب پاک پر وہ حملے کئے کہ چودہ سو سال سے کبھی کسی نے ایسے گندے حملے نہ کئے تھے۔ آپ حضرت رب جلیل ایک عظیم الشان پہلوان بن کر میدان میں اترے۔ اور حضور کی عزت و عصمت اور آپ کی ہمیشہ ہمیش کے لئے فیض بخش نبوت کی حفاظت کے لئے دشمنوں کو للکارا۔ آتھم۔ ڈوئی۔ لیکھرام۔ شردھانند اسی طرح خود سوامی دیانند آپ کی اللہ کے حضور پکار کا شکار بنے۔ سچی بات یہی ہے۔ کہ غیرت کا بہترین مظاہرہ یہی تھا۔ کہ خود خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق زار کی بے تابی کو دیکھ کر خود غیرت کھاتا۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے ؎

رقت است کہ خونِ جگر از درد بجوشد
چنداں کہ چکد از مژہ وا در رس ما

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کی برتری تمام نہیں ایک مشترکہ میدان میں قبل از وقت خدا سے خبر پا کر اور اس کا اعلان فرما کر ثابت کی

دشمنوں نے ایک نہایت دل آزار کتاب "امہات المومنین" لکھی۔ مسلمانوں کی غیرت نے عموماً یہ رنگ اختیار کیا۔ کہ یہ کتاب ضبط کی جائے۔ لیکن سارے عالم اسلام میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی ایک وجود تھا۔ جس نے کہا کہ دشمنوں کی کتابیں ضبط کروا کر خوش ہو جانا بہادری کی شان نہیں ہم جواب دیں گے۔ اور ایسا جواب کہ دشمن غش کھا کر گر پڑے۔ اور اس کا منہ اس طرح بند ہو کہ پھر کبھی کھل نہ سکے۔

آپ نے کیا سچ فرمایا تھا ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

غرض عشق کا یہ جوش پیدائش سے لے کر زندگی کے آخری دموں تک اس طرح کام کرتا رہا۔ کہ ایک دیانتدار انسان اس کیفیت کو دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ اگر محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی خدا تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ ہے۔ تو پھر اس شخص کو ضرور ایسی محبت ملی ہے کہ

لا یزید علیہ احد من بعدہ۔

غالب کا یہ معیار کہ

وفاداری بشرطِ استواری اصلِ ایماں ہے

بڑا ہی صحیح ہے۔ مسلمانوں میں یہ عقیدہ ہے کہ جس کی زبان پر مرتے وقت کلمہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہو۔ تو وہ جنتی ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے اس عقیدے اور غالب کے اس معیار پر بھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کو جانچتے ہیں۔ لیکن اس محک کے استعمال سے پہلے یہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے یہ الزام لگایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیحیت و مہدویت اور امتی نبوت کا دعوےٰ کر کے نعوذ باللہ من نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ لیکن انصاف شرط ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام جو ہزار جان سے اپنے آقا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوتے رہے اور کہتے رہے ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

جو گویا یہ کہتے رہے کہ

چو او ہست اگر من نہ باشم رواست

جنہوں نے ساری عمر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی دشمن کی کبھی ایک چھوٹی سے چھوٹی بات بھی برداشت نہ کی ان پر یہ الزام کہ وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اس درجہ جگر پاش اور دلخراش ہے کہ کوئی صاحبِ دل ایسے سر تا پا بے بنیاد الزام کو سن کر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ بے شک اس محبوب خدا نے یہ ضرور دعوےٰ کیا کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت آج بھی زندہ اور فیض بخش ہے۔ اب کوئی رستہ قربِ الٰہی کا بجز محبتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے کھلا نہیں ہے اور آپ کی قدوسیت آج بھی نبی تراشتی ہے اور آپ نے بیشک یہ دعوےٰ بھی کیا کہ میں محبتِ رسول میں گم ہوں۔ اور

"حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس . . . . نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا"

لیکن یہ سب کچھ بطفیل اتباع نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہے کوئی شخص اگر اس دعوے کو غلط بھی سمجھتا ہو تو کیا یہ قیاس بھی کر سکتا ہے کہ اس سے توہین رسول مقصود ہے؟ ظاہر ہے کہ ادنےٰ سا تدبر بھی ایسے قیاس کو فوری طور پر غلط اور بے بنیاد قرار دیگا یہ جوانمرد ساری عمر اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر رہا۔

آج ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ زندگی کے آخری لمحات میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قلب مبارک غیرت کے کن بے نظیر اور عدیم المثال جذبات سے لبریز تھا اور اس غیرت کے لحاظ سے آپ کا انجام کس درجہ مبارک اور دلربا تھا۔ ۱۹۰۸ء میں جو حضور کی زندگی کا آخری سال تھا حضور کو کثرت سے اپنی وفات کے متعلق الہام ہوئے۔ چنانچہ ۲۵ اور ۲۶ اپریل کی درمیانی شب کو یعنی سفر لاہور اختیار کرنے سے ایک دن پہلے الہام ہوا۔

مباش ایمن از بازیٔ روزگار

حضور لاہور پہنچے تو ۹ رمئی کو الہام ہوا

الرحیل ثم الرحیل ان اللہ یحمل کل حمل۔

پھر ۱۷ رمئی کو الہام ہوا

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

پھر ۲۰ رمئی ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا

الرحیل ثم الرحیل والموت قریب

الہام مذکورہ بالا سے آپ کو قطعی یقین ہو گیا تھا کہ یوم وصال بالکل قریب ہے چنانچہ ۲۵ ر اور ۲۶ ر مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب حضور نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی لیکن ۲۵ رمئی کی شام کو آخری کلمات جو آپ کی زبان قلم سے نکلے وہ ایک رسالہ "پیغام صلح" کی صورت میں آپ کے وصال کے بعد لاہور کے یونیورسٹی ہال میں ۲۱ رجون ۱۹۰۸ء کو پڑھے گئے۔ اس تحریر کا نام "پیغام صلح" ہے۔ جس میں حضور نے ہنود کے سامنے یہ تحریک پیش فرمائی کہ اگر وہ ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صادق اور منجانب اللہ ہونے کا اقرار کر لیں تو حضور اپنی جماعت کو اس کا پابند کر دیں گے کہ وہ گائے کا گوشت ترک کر دیں۔ بے شک گائے حلال ہے لیکن ہر حلال چیز کا کھانا مسلمان کے لئے لازم نہیں ہے۔ اس طرح دو عظیم الشان قوموں کے درمیان صلح و آشتی کی ایک نئی طرح ڈالی جا سکتی ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں اور ان پر ایمان لاویں تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اسکو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے اس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں۔ بہتیری ایسی چیزیں ہیں کہ ہم حلال تو جانتے ہیں مگر کبھی ہم نے استعمال نہیں کیں۔ ان سے سلوک اور احسان کے ساتھ پیش آنا ہمارے دین کی وصایا میں سے ایک وصیت ہے . . . . پس ایک ضروری اور مفید کام کے لئے غیر ضروری کو ترک کرنا خدا کی شریعت کے مخالف نہیں حلال جاننا اور چیز ہے اور استعمال کرنا اور چیز ہے۔ دین یہ ہے کہ خدا کی منہیات سے پرہیز کرنا اور اس کی رضامندی کی راہوں کی طرف دوڑنا اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور بھلائی کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس نبیوں اور رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ اور ہر یک نوع انسان کی خدمت کے ساتھ پیش آنا ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے

مگر جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام نہیں کرنا چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے"

(پیغام صلح ص ۱۵)

صاحب دل اور انصاف پسند احباب خدارا غور فرمائیں کہ —— یہ اس شخص کا کلام ہے جسے یقین ہو چکا تھا کہ اس دنیا سے رخصت ہو جانے کا دن آ گیا ہے۔ یہ اس شخص کا کلام ہے جسے اب قطعی کسی دفاع کی ضرورت نہ تھی اور وہ دشمنوں کے الزامات سے قطعی طور پر بے نیاز ہو چکا تھا یہ اس شخص کا کلام ہے جس نے خود آخر میں یہ دعا کی اور یہ جانتے ہوئے دعا کی کہ آخری وقت آ پہنچا ہے کہ

"خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے"

اس قلب میں سے آخری ہوک جو اٹھی وہ بیوی اور بچوں، بہنوں اور بھائیوں اعزہ و اقارب کے لئے نہ تھی یا کسی دنیوی خواہش کے لئے نہ تھی بلکہ صرف اور صرف ایک ہی وجود کی عظمت شان اور صداقت کی آپ کو فکر تھی اور وہ حضور کے سید و مولا فخر الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس قلب کی آخری کیفیت یہ تھی کہ وہ جنگل کے درندوں اور شورہ زمین کے سانپوں سے صلح کر سکتا تھا لیکن وہ اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک لفظ بد کہنے والے سے صلح نہ کر سکتا تھا۔ کیا ان الفاظ سے بہتر اور ان سے زیادہ پاک کن، ان کیا وہ رسول پاک صلعم سے محبت پرور اور خدا کی محبت کو کھینچنے والے الفاظ کسی مرنے والے کی زبان پر جاری ہوئے ؟

اگر زبان سے بلاکیف کلمہ طیبہ کا نکلنا بخشش کا موجب ہے تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جذبات محبت کے اس بے پناہ طوفان نے خدا کی محبت کا کونسا در ہے جو وا نہ کر دیا ہو گا۔ اگر ہر صاحب انصاف یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ الفاظ اپنی نظیر آپ ہیں اور سید دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پایاں عشق کا آپ اپنا نمونہ ہیں تو ہم دنیا سے انصاف اور خدا ترسی کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ کم از کم اس الزام کو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ تھی یا یہ کہ آپ کے کسی دعوے سے محمد رسول اللہ صلعم کی توہین مقصود تھی ہمیشہ کے لئے دلوں سے نکال دیں اور ہمیشہ کے لئے تسلیم کریں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام عاشقانِ محمدؐ کے سرخیل تھے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین +

درخواست دُعا

میری لڑکی عزیزہ ناصرہ پروین بوجہ بخار اور دل کی دھڑکن کے بیمار ہے۔ احباب جماعت اور دیگر تمام بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار صالحہ فاطمہ از ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ — سالانہ کوائف سنہ ۱۹۵۹-۶۰ء

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

(۲)

نتائج

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سال زیر رپورٹ میں تعلیم الاسلام کالج کے یونیورسٹی اور سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے امتحانات کے نتائج خوشکن رہے۔ چنانچہ ایف ایس سی (نان میڈیکل) کے امتحان میں بورڈ کی 37.4 کی اوسط فیصد کے مقابلہ میں ہمارے کالج کی اوسط 80.6 فیصد ایف ایس سی (میڈیکل) کے امتحان میں بورڈ کی 40.6 کی اوسط کے بالمقابل ہمارے کالج کی اوسط 63.6 فیصد اور ایف اے کے امتحان میں بورڈ کی 35.6 فیصد اوسط کے مقابل کالج کی اوسط 56.7 فیصد رہی۔

اسی طرح بی اے کے امتحان میں یونیورسٹی کی 45.3 اوسط فیصد کے مقابل ہمارے کالج کے کامیاب طلباء کی اوسط 87.5 فیصد اور بی ایس سی میں 53.8 فیصد رہی۔ تا محمد اللہ علی ذالک۔ بی ایس سی میں یونیورسٹی کی اوسط فیصد معلوم نہیں ہوسکی۔

آمد و خرچ سال زیر رپورٹ میں ہمارا کل خرچ ۱,۷۴,۵۳۱ روپیہ تھا اور آمد (از فیس) ۷۳,۴۹۹ روپیہ

ناظم تعلیمات عامہ کی طرف سے ۲۳,۹۵۲ روپیہ کی امداد موصول ہوئی۔

اور صدر انجمن احمدیہ نے ازراہ کرم ۷۷,۰۷۹ روپیہ کی امداد فرمائی

صدر انجمن احمدیہ مسلسل ۱۶ سال سے یہ عظیم بار برداشت کرتی چلی آرہی ہے۔ اب جبکہ تعلیم کمیشن کی شفارشات کی روشنی میں بعض اور ذمہ داریاں بھی عائد ہو رہی ہیں۔ میں حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس بار کو کم کرنے کے لئے امداد میں گرانقدر اضافہ کرے۔ تاکہ ہم اس پسماندہ علاقہ میں علم کی اشاعت و ترویج کی ان مساعی کو تیز تر اور اعلیٰ تر کر سکیں۔

وظائف و مراعات ہمارا کالج دراصل غرباء کا کالج ہے، غریب جیبوں مگر امیر ذہنوں کا گہوارہ جہاں ہر فرقہ کے ہونہار طلباء مالی فکر اور پریشانیوں سے آزاد ہو کر قوم کا مستقبل بنانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ چنانچہ ہمارے طلباء میں سے ۱۴۹ طلباء مختلف قسم کی فیس کی مراعات حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۸ طلباء سکالرشپ حاصل کر رہے ہیں۔ اور ۲۰ طلباء مختلف قسم کی - اور مالی امداد۔ کالج کے کل طلباء کے بالمقابل ان کی نسبت ۲۸ فیصد ہے۔

کتب خانہ عرصۂ زیر رپورٹ میں کالج کی لائبریری میں ۲۷۰۴ کتب کا اضافہ ہوا۔ اس وقت ہمارے کتب خانہ میں ہر مضمون پر مشتمل پونے سات ہزار کتب موجود ہیں۔ محدود مالی وسائل اور ناکافی سرکاری گرانٹ کی وجہ سے ان میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کیا جاسکا۔ کالج کی لائبریری میں اس وقت دو درجن سے زیادہ اردو اور انگریزی اخبارات اور ماہنامے آتے ہیں۔ امسال طلباء نے تقریباً ۴۵۰۰ کتب سے استفادہ کیا۔

فضل عمر ہوسٹل فضل عمر ہوسٹل میں امسال طلباء کی تعداد ۱۵۰ سے اوپر رہی۔ جگہ کی تنگی کے باعث دو کوٹھیاں بھی کرائے پر لینی پڑیں۔ ہوسٹل کی عمارت فنڈز کی کمی اور عمارتی سامان کی عدم فراہمی کے باعث ہنوز تشنۂ تکمیل ہے۔ انشاء اللہ امسال کی کوشش کی جائے گی کہ برآمدے اور بالائی منزل کا ایک حصہ مکمل ہو جائے۔

طلباء کے ذاتی مسائل اور الجھنوں کو ہمدردی سے حل کیا جاتا رہا۔ نظم و ضبط کا سابقہ قابل فخر معیار قائم رہا۔ سٹڈی ٹائم میں پریفیکٹس اور ٹیوٹرز کے ذریعے پابندی سے نگرانی کی جاتی رہی۔ طلباء کی مفصل ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے والدین کو بھجوائی جاتی رہی۔ اُن کے تعاون اور مشوروں سے بے حد مفید نتائج برآمد ہوئے۔ پریفیکٹ، ٹیوٹر اور سپرنٹنڈنٹ کمروں کا معائنہ اور راؤنڈ کرتے رہے دوران سال قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس صبح و شام ہوتا رہا۔ رمضان المبارک میں نماز عصر کے بعد بھی قرآن مجید کے درس کا خاص اہتمام کیا گیا۔ طلباء کی صحت کا خاص خیال رکھا جاتا رہا۔ گرمیوں میں کونین اور پیلوڈرین کی گولیاں باقاعدگی سے طلباء میں تقسیم کی جاتی رہیں۔ کمروں میں ڈی۔ ڈی۔ ٹی۔ باقاعدگی سے چھڑکی جاتی رہی۔ غریب اور ذہین طلباء کی قیمتی ادویات اور بعض حالات میں اعلیٰ سے اعلیٰ طبی مشورے کا خرچ کالج کی طرف سے ادا کیا گیا۔

میس ہوسٹل میس میں کم خرچ میں اچھا کھانا دیسی گھی سے تیار ہوتا رہا۔ خرچ ساڑھے پانچ آنے فی وقت نکلتا رہا۔ میس کی نگرانی کے لئے میس سکرٹری نے بڑی محنت سے کام لیا مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے مشورے کے مطابق سستے ناشتے کا انتظام بھی کیا گیا۔ اسی سلسلے میں چوہدری صاحب موصوف نے مالی امداد بھی فرمائی۔ آخری چند ماہ میں جبکہ گندم کی فراہمی میں سخت دقت ہوئی اور آٹا اور گھی بہت مہنگا ہو گیا۔ طلباء کا بار کم کرنے کے لئے ہوسٹل کی طرف سے کچھ رقم میس کو بطور امداد دی گئی۔

(باقی)

درخواست دعا

چوہدری محمد عبد اللہ صاحب پنشنر چک نمبر ۵۰ کی بڑی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ نیز رانا محمد یحییٰ نے امتحان دیا ہوا ہے احباب صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

فہرست رقوم امداد غریب طلباء

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں ان بھائیوں اور بہنوں کی فہرست دی جاتی ہے۔ جنہوں نے میری تحریک پر غریب طلباء کی امداد (کتب وغیرہ) کے لئے رقوم بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ یہ ایک بڑا کار ثواب ہے کیونکہ اس ذریعہ سے جماعت کے غریب مگر ہونہار طلبہ اور طالبات تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء وکان اللہ معھم فی الدنیا والاخرۃ۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۰-۵-۶۰)

۱۔ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری ۲—۰—۰

۲۔ بیگم صاحبہ غلام احمد صاحب سوداگر چرم وزیر آباد ۵—۰—۰

۳۔ حافظ نیاز احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ الفردوس انارکلی لاہور ۵—۰—۰

۴۔ محمد داؤد احمد صاحب ابن چوہدری فقیر اللہ صاحب آڑھتی سانگلاہل ۵—۰—۰

۵۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور ۱۰—۰—۰

۶۔ مخدوم احمد جواد صاحب بیروی تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۲—۰—۰

۷۔ عبدالرؤف صاحب نیو موٹر ہاؤس ڈھاکہ ۲۰—۰—۰

۸۔ بیگم صاحبہ چوہدری محمد تقی صاحب بیرسٹر۔ لاہور ۲۰—۰—۰

۹۔ سلیم اللہ صاحب لاہور۔ ۲۰—۰—۰

۱۰۔ شیخ عبدالحفیظ صاحب مدراس والے۔ کراچی ۲۵—۰—۰

۱۱۔ چوہدری شاہنواز صاحب شاہ نواز لمیٹڈ کراچی ۲۰۰—۰—۰

۱۲۔ ضیاء اللہ صاحب پنشنر اکرم منزل۔ گجرات ۵—۰—۰

۱۳۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ماڈرن کالونی کراچی ۲۵—۰—۰

۱۴۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب لاہور ۱۰—۰—۰

۱۵۔ نذیر احمد صاحب ساجد پی اے ایف سرگودھا۔ ۱۰—۰—۰

۱۶۔ سرجن ڈاکٹر محمد الحسن صاحب پاکستان نیوی ہسپتال کراچی۔ ۳۰—۰—۰

۱۷۔ ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان۔ ۱۰—۰—۰

۱۸۔ شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ۔ ۵۰—۰—۰

۱۹۔ مسعود احمد صاحب خورشید ایران ٹریڈرز کراچی۔ ۲۰—۰—۰

۲۰۔ خانصاحب فضل دین صاحب حلقہ سول لائن لاہور۔ ۱۰—۰—۰

۲۱۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کراچی۔ ۳۰—۰—۰

۲۲۔ محترمہ زینب بیگم صاحبہ نوشہرہ چھاؤنی۔ ۵—۰—۰

۲۳۔ ڈاکٹر عبدالجلیل صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۵—۰—۰

۲۴۔ محترمہ عبدالقیوم صاحبہ بمعرفت مسز اسلم مسٹرس گرلز ہائی سکول جھنگ ۵—۰—۰

۲۵۔ یونس احمد صاحب اسلم آف قادیان۔ ۰—۸—۰

۲۶۔ چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے چیمبر براستہ ٹنڈو الہیار ۱۰—۰—۰

۲۷۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر حمید صاحب سی ایم او۔ چٹاگانگ ۲۰—۰—۰

مکہ معظمہ کی کشش اور قبولیت دعا

ذیل میں میرے چچا مکرم محمد اسحٰق خانصاحب کا ایک خط درج ہے۔ جس میں دعا کی قبولیت اور خدا تعالےٰ کی غیر معمولی مدد کے ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے بظاہر ناممکن حالات میں ان کے لئے مکہ معظمہ اور بیت اللہ شریف کی زیارت کے سامان پیدا فرمائے۔ الحمد للہ۔ دراصل یہی وہ چیز ہے جس سے انسان اپنے خدا کو پاتا ہے اور اس پر اس کا ایمان زندہ ہو جاتا ہے۔ (خاکسار نصیر احمد خاں مولوی فاضل)

عزیزم نصیر احمد خاں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں یہ خط بحیرہ احمر پر تیرتے ہوئے جہاز DELL AVIA سے لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تا حال سفر بخیریت طے ہوا ہے۔

گذشتہ دسمبر ۱۹۵۹ء میں میں نے سفر یورپ کے مدنظر گورنمنٹ پاکستان سے زرمبادلہ اور اجازت نامہ کے لئے تگ و دو شروع کی تھی۔ مجھے جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع بھی نہ مل سکا۔ اس کارروائی نے اتنا طول پکڑا کہ فروری ۱۹۶۰ء کا مہینہ گذر گیا۔ آخر خدا خدا کر کے ماہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں زرمبادلہ اور اجازت نامہ مل گیا۔ اب میں نے اپنا Passage بک کرنے کی طرف توجہ کی۔ جتنی سواری جہاز کی کمپنیاں کراچی میں تھیں سب نے کورا جواب دیا اور کہا کہ ماہ اپریل کے آخر تک بھی کوئی امکان نہیں۔ اس پر میں نے باربرداری جہازوں میں سے کسی پر جگہ کے واسطے جدوجہد شروع کی۔ مگر ان میں سے بھی صرف ایک کمپنی "HANSA LINE" والوں نے اپنے ایک باربردار جہاز پر جگہ دینے کا امکان ظاہر کیا۔ میں نے اس کی طرف زیادہ توجہ دینی شروع کی۔ باربرداری جہازوں پر عموماً بہت محدود جگہیں ہوتی ہیں اور کرایہ فرسٹ کلاس کا لیتے ہیں بہرحال مؤرخہ ۲۶ ۳/۶۰ اس جہاز پر Passage بک کرا لیا۔ یہ جہاز مؤرخہ ۳/۶۰/۲۰ کو کراچی سے روانہ ہوا۔ کراچی میں میرے دریافت کرنے پر مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ جہاز صرف عدن اور پورٹ سعید ٹھہرے گا اور سیدھا Rotterdam جائے گا۔

جہاز کی روانگی کے دو یا تین دن بعد جب جہاز پر کھانا کھانے کے بعد افسران جہاز کے درمیان سلسلہ گفتگو شروع ہوا تو جدہ کے متعلق ذکر آیا کہ یہ جہاز تین چار دن وہاں رکے گا اور اگر ہو سکے تو میں مکہ معظمہ کی زیارت کر سکوں گا۔ میں نے کہا نہ تو میرے پاسپورٹ پر حکومت پاکستان کی طرف سے کوئی تازہ Endorsement ہے اور نہ ہی سعودی عرب کے سفارت خانہ کراچی سے VISA حاصل کیا ہے

بہرحال جدہ پہنچ کر کوشش کروں گا۔ اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا تو کام ہو جائے گا۔ میں نے اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور خاص طور پر دعائیں شروع کر دیں۔

دس دن کے بعد جہاز گذشتہ جمعرات مؤرخہ ۴/۷/۶۰ کو جدہ پہنچ گیا۔ اس جہاز پر دو جرمن عورتیں سوار تھیں۔ اس جہازی کمپنی کا جدہ کا ایجنٹ جب جہاز پر آیا تو ایک جرمن عورت نے اس ایجنٹ سے شہر دیکھنے اور جرمن سفارت خانہ میں جانے کے واسطے خواہش ظاہر کی۔ میں نے بھی اس ایجنٹ سے کہا کہ وہ میرے لئے بھی مکہ معظمہ کی زیارت کے واسطے اجازت کے لئے کوشش کرے۔ اس وقت جدہ کی custom police کے دو آدمی بھی موجود تھے۔ ان سب نے سعودی عرب قوانین کی سختی کے مدنظر میرے اس کام کا ہونا غیر ممکن قرار دیا اور مجھے قطعی طور پر مایوس کر دیا۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ پاکستانی سفارت خانہ جدہ میں ہے۔ میرا خیال تھا کہ یہ سفارت خانہ سعودی عرب کے دارالخلافہ میں ہوگا۔

جمعرات کا دن اسی طرح گزر گیا۔ اگلے دن جمعہ تھا اور سب دفتر بند تھے۔ ہفتہ کے روز یہ جرمن عورت جہاز کے ایجنٹ کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ایجنٹ اندازاً دن کو گیارہ بجے آیا اور یہ دونوں شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ قریباً ایک گھنٹہ بعد یعنی ۱۲ بجے کے قریب سفارت خانہ پاکستان سے دو آدمی جن میں سے ایک ہیڈ آفیسر اور دوسرا کلرک تھا آئے اور مجھ سے مخاطب ہو کر دریافت کرنے لگے کہ مسٹر خان کہاں ہیں ان کے بارے میں جرمن سفارت خانہ سے ٹیلیفون آیا تھا۔ میں نے کہا وہ مسٹر خان میں ہی ہوں۔ اگر ہو سکے تو مکہ معظمہ کی زیارت کے لئے مجھے اجازت نامہ دلا یا جائے۔ انہوں نے مجھ سے پاسپورٹ طلب کیا۔ پاسپورٹ طلب کیا پاسپورٹ دیکھنے پر انہوں نے کہا کہ نہ تو آپ کے پاسپورٹ میں سعودی عرب کے لئے حکومت پاکستان کی کوئی Endorsement ہے اور نہ ہی سعودی عرب سفارت خانہ سے ویزا حاصل کیا ہے اور سعودی عرب کے قوانین بہت سخت ہیں۔ ہم کوشش کریں گے اور اگر آپ کے دل میں مکہ معظمہ کی کشش ہے

تو اجازت مل جائے گی ورنہ ناممکن ہے۔ کہ اس قلیل وقت میں یہ اہم کام ہو سکے کیونکہ جہاز اتوار کی صبح کو روانہ ہو رہا ہے اور کارروائی بہت لمبی چوڑی ہے اور بہت دن لے گی۔ بہرحال وہ دونوں صاحب میرا پاسپورٹ اور تین عدد فوٹو لے گئے دوپہر کے قریباً دو گھنٹہ بعد جدہ کے پاکستانی سفارت خانہ سے دوسرے دو آدمی میرے جہاز پر آئے اور مجھے کار پر بٹھا کر سفارت خانہ میں لے گئے۔ ان کے پاس مکہ معظمہ کی زیارت کے لئے میرا اجازت نامہ تھا۔ جس پر میرا ایک فوٹو چسپاں تھا۔ سفارت خانہ میں پہنچنے پر آفیسر نے مجھے بتایا کہ سفیر پاکستان نے گورنر جدہ کو ٹیلیفون پر میرے لئے اجازت نامہ کا ذکر کیا۔ جواب میں انہیں ملکی قانون کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مگر جناب سفیر صاحب نے مجھے امداد دست ظاہر کر کے خاص طور پر اجازت نامہ کے لئے تحریر گورنر جدہ کی طرف بھیج کر اجازت نامہ برائے زیارت مکہ معظمہ منگا کر دیا ہے۔ میں نے سفیر پاکستان سے ملاقات کرنے پر ان کی اس توجہ اور مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

میں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا۔ اور ہم قریباً چار بجے بعد دوپہر ٹیکسی میں مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ عمرہ سے فارغ ہو کر رات کو قریباً ساڑھے نو بجے میں واپس جہاز پر پہنچ گیا۔ اگلے دن اتوار کی صبح ہمارا جہاز پورٹ سعید کی طرف روانہ ہو گیا۔

سفارت خانہ کے جس جس شخص کو میرے اجازت نامہ کا علم ہوا۔ وہ یہی کہتا تھا کہ یہ ایک معجزہ ہے ورنہ یہ ناممکن تھا کہ اجازت مل سکے۔

میں اللہ تعالےٰ کا بیحد شکر گذار ہوں کہ انہوں نے غائبانہ طور پر میرے لئے مکہ معظمہ کی زیارت اور عمرہ کرنے کا انتظام کیا۔ مجھے کسی اور جہاز پر جگہ نہیں دلوائی۔ اور صرف اس جہاز پر سفر کا انتظام کیا جو جدہ رکے گا اور مجھے عمرہ کے واسطے مکہ معظمہ لے جایا جائے فعال لما یرید۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کا تصرف تھا۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔ بیت اللہ کا طواف۔ مقام ابراہیم علیہ السلام پر رکعات مسنون کی ادائیگی۔ صفا اور مروہ میں سعی۔ آب زمزم۔ زیارت مکہ معظمہ۔

الحمد للہ رب العلمین
والصلوٰۃ والسلام علےٰ
رسولہ الکریم ۔

علاقہ دکن (بھارت) کی احمدی جماعتوں کے کامیاب سالانہ جلسے

(از مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد دکن)

(قسط ۳)

جماعت احمدیہ رائچور کا تیسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۸/۴/۶۰ کو ۹ بجے صبح ہمارا قافلہ رائچور کے لئے بذریعہ کار روانہ ہوا۔ یہ مقام ادگیر سے ۲۵ میل دور واقع ہے دوپہر کے وقت ہمارا قافلہ منزل مقصود پر پہنچا اور ایک مخلص دوست غیراز جماعت وکیل مکرم مولوی عبدالقادر صاحب اعجاز کے بنگلہ پر قیام کیا۔ یہاں بھی جماعت احمدیہ یادگیر کا لاؤڈ سپیکر ہمارے ساتھ تھا کیونکہ جماعت احمدیہ رائچور کا یہ تیسرا جلسہ سالانہ بھی جماعت احمدیہ یادگیر کی زیرنگرانی ہی منعقد ہو رہا تھا۔ یہ جلسہ بتاریخ ۲۸/۴/۶۰ بوقت ۹ بجے شب بصدارت مولوی نذیر احمد صاحب یادگیری منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ حاجی منزل واقع چوک تین قندیل ایک غیراز جماعت مخلص دوست مکرم حاجی احمد صاحب رئیس رائچور کی پیش کردہ تھی۔ جو رنگ برنگ جھنڈیوں سے خوب آراستہ کی گئی تھی۔ جلسہ گاہ میں جگہ بجگہ تبلیغی قطعات آویزاں کئے گئے تھے۔ بجز چند احمدی افراد کے تمام مجمع غیراز جماعت لوگوں پر مشتمل تھا اس جلسہ کے انتظام و انصرام کا بیشتر بوجھ ایک نو احمدی مکرم عبدالکریم صاحب مالک غوثیہ پریس رائچور نے برداشت کیا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو خاکسار نے کی۔ ازاں بعد مکرم رحمت اللہ صاحب غوری یادگیر نے خوش آوازی کے ساتھ کلام محمود سے ایک نظم سنائی ازاں بعد مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ انچارج دہلی نے تقریر فرمائی۔

مولانا نے بڑے موثر انداز اور دلکش پیرائے میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے احمدیت کے ذریعہ تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے حاضرین جلسہ و مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

ہم حاجی منزل کے مالک مکرم حاجی احمد صاحب اور ملحقہ مسجد کے متولی صاحب کے بے حد شکر گذار ہیں کہ انہوں نے غیراز جماعت ہونے کے باوجود تعاون علی البر کا شاندار مظاہرہ کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

سفر دیودرگ

مورخہ ۲۹/۴/۶۰ کو ہمارا قافلہ بذریعہ کار رائچور سے ۱۲ بجے دوپہر کے قریب دیودرگ کے لئے روانہ ہوا۔ یہ جگہ رائچور سے ۳۶ میل دور ہے۔ یہ جگہ خشک پہاڑوں سے محصور اور بے انتہا گرم ہے۔ جماعت احمدیہ کے ننھے بچے اور بچیاں ہمارے استقبال کے لئے قصبے کے بہت دور باہر آئے ہوئے تھے۔ ان کے اس جذبہ محبت کو دیکھ کر اخوت اسلامی اور احمدیت کی برادری ایک نعمت عظمیٰ محسوس ہوتی تھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ننھے ننھے پودوں کو پروان چڑھائے اور احمدیت کے ستون بنائے۔ کار آگے بڑھی تو احباب جماعت کو بھی اپنی اپنی پیشوائی کے لئے ہمہ تن انتظار پایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اگرچہ احباب نے ایک پرانے احمدی عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دیودرگ کے مکان پر مہمانوں کے قیام کا انتظام کیا تھا۔ مگر شدت گرما کے باعث مقامی ڈاک بنگلہ میں مہمانوں کو اتارا گیا۔

مورخہ ۲۹/۴/۶۰ بوقت ۹ بجے شب عدالت منصفی کے وسیع کمپاؤنڈ میں جماعت احمدیہ دیودرگ کا بارھواں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ میں چھوٹا سا شامیانہ لگایا گیا تھا سٹیج کی سجاوٹ کے علاوہ جلسہ گاہ کو بھی رنگین جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ خواتین کے لئے نشست کا باپردہ انتظام تھا۔ دیودرگ کا یہ جلسہ سالانہ بھی جماعت احمدیہ یادگیر کے زیرنگرانی منعقد ہو رہا تھا۔ اس لئے یہاں بھی یادگیر والوں نے لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا تسلی بخش انتظام کیا تھا۔

صدارت کے فرائض مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ علاقہ نے سرانجام دیئے۔ سب سے پہلے خاکسار نے قرآن مجید کی تلاوت سے جلسے کا آغاز کیا۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ انچارج دہلی نے تقریر فرمائی۔

آپ نے متعدد معقولی دلائل پیش کر کے عقائد احمدیت کی حقانیت کو ثابت کیا۔ آپ کی تقریر دو گھنٹے تک جاری رہی جسے حاضرین نے بڑے صبر و سکون اور توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی۔

جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ کافی تعداد میں غیراز جماعت مرد و زن اور غیر مسلم حضرات بھی شریک ہوئے اور آخر تک اطمینان کے ساتھ تقریریں سنتے رہے۔ آخر میں صدر صاحب نے حاضرین اور مبلغین کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

واپسی

مورخہ ۳۰/۴/۶۰ کو ہمارا قافلہ صبح ۷ بجے کے قریب دیودرگ بذریعہ کار واپس روانہ ہوا۔ اور راستہ میں رائچور۔ ادگیر اور یادگیر ٹھہرتا ہوا رات کی ٹرین سے حیدرآباد کے لئے روانہ ہوا اس سارے دورے میں جماعت احمدیہ یادگیر نے اپنا لاؤڈ سپیکر اور مکرم نعمت اللہ صاحب غوری م (ص) نے اپنی کار تبلیغی وفد کے لئے وقف رکھی۔ مکرم طاہر احمد صاحب احمدی یادگیری لاؤڈ سپیکر کے انچارج تھے جو ہر جگہ نہایت اخلاص اور محنت سے اسے OPERATE کرتے رہے

رائچور کے جلسہ میں جماعت احمدیہ یادگیر کے نوجوان جو مقامی خدام الاحمدیہ کے ممبر ہیں شریک ہوئے اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیری دینی تعلیمات کے باوجود اس دورہ میں رائچور تک تبلیغی وفد کے ساتھ رہے اور جلسہ کے انتظامات میں اخلاص کے ساتھ ہاتھ بٹاتے رہے۔ اس دورے میں مختلف جماعتہائے احمدیہ نے جن کا ذکر اوپر گذرا بڑی عقیدت و محبت اور اخوت احمدیت کے جذبہ سے سرشار ہو کر مہمان نوازی کے فرائض ادا کئے اور شدید گرمی اور سفر کی کوفت کے باوجود ارکان وفد کو محسوس تک نہ ہونے دیا کہ وہ اجنبی علاقوں میں سفر کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

یادگیر و تیماپور کے ۲ افراد نے بیعت کر کے احمدیت کو قبول کیا اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس سفر کو مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور کرناٹک کے اس علاقہ میں عام قبول احمدیت کے لئے لوگوں کے دلوں کو کھول دے۔ آمین

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۸۷ میں امۃ الرشید بنت عبدالحمید صاحب قوم ککّے زئی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیس ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

چونکہ میں طالب علم ہوں۔ اس لئے میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ مجھے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ اپنے چچا صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ نیز میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کراتی رہوں گی۔

الامۃ امۃ الرشید بقلم خود حال ربوہ محلہ دار الصدر شرقی ۲۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ

گواہ حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۵۶۸۸ میں حسین بی بی زوجہ خوشی محمد قوم مسلم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پیپل کوٹ حال ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت اس وقت ۱۵/- روپے ہے اور میرا حق مہر مبلغ ۵۰/- روپے ابھی خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں ان ہر دو کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ ماہوار آمد کا دسواں حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری جائیداد ہو تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا حسین بی بی زوجہ خوشی محمد بمکان مرزا عزیز احمد صاحب۔ ربوہ۔

گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا دار الصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد: بقلم خود خوشی محمد خاوند موصیہ

علی خاں نے بڑے خلوص و دیانتداری سے پاکستان کی خدمت کی ہے

مرحوم مدبر کو پاکستان کے صدر اور دوسرے ممتاز افراد کا خراجِ عقیدت

پیرس ۱۴ر مئی۔ اقوام متحدہ میں متعین پاکستان کے مستقل نمائندے پرنس علی خاں کی وفات پر جو جمعرات کی رات پیرس کے نواح میں موٹر کے ایک افسوسناک حادثے میں جاں بحق ہو گئے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ بہت سے دوسرے ملکوں میں بھی دلی رنج و غم کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

کل اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں یو این او کا پرچم سرنگوں کر دیا گیا۔

حکومت پاکستان نے غیر معمولی گزٹ میں سیاہ حاشیہ کے ساتھ ان کی وفات کی المناک اطلاع شائع کی جس میں بتایا گیا ہے کہ شہزادہ علی خاں نے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب کی حیثیت سے بڑے اخلاص اور دیانت داری کے ساتھ پاکستان اور اس کے عوام کی خدمت انجام دی۔ عنقریب وہ ارجنٹائن میں پاکستان کے سفیر کی حیثیت سے جانے والے تھے اس کے علاوہ انہیں ارجنٹائن کی ڈیڑھ سو سالہ تقریب آزادی میں بھی پاکستان کی نمائندگی کے فرائض انجام دینے تھے۔ گزٹ میں بتایا گیا ہے کہ شہزادہ علی خاں نے بڑی سوجھ بوجھ کے ساتھ پاکستان کی سفارتی خدمات انجام دیں۔ کھیلوں کے شوقین سلجھے ہوئے سیاست دان اور ایک مخیّر کی حیثیت سے ان کے کارنامے ہمیشہ یاد رہیں گے۔

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کو شہزادہ علی خاں کی وفات کی اطلاع کل رات پہنچا دی گئی تھی۔ انہوں نے اس حادثہ پر بڑے افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایک اعلان بھی جاری کیا جس میں کہا گیا ہے۔ مجھے شہزادہ علی خاں کی موت کی ناگہانی اطلاع سن کر سخت صدمہ ہوا ان کی موت کی وجہ سے پاکستان بہت بڑے مدبر کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے انکی موت کی وجہ سے مجھے ذاتی طور پر بھی بڑا نقصان پہنچا ہے۔ کھیلوں میں ان کی دلچسپی ان کا دوستانہ طرز عمل اور ان کی ذاتی خوبیاں ان کے ہزاروں احباب اور مداحوں کو کبھی بھول نہیں سکتیں۔

مغربی پاکستان میں گرمی کی لہر

کراچی ۱۴ر مئی۔ مغربی پاکستان میں گرمی کی لہر جاری ہے۔ آج لاہور میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ایک سو گیارہ اعشاریہ پانچ تک پہنچ گیا۔ اس موسم میں لاہور میں اتنی گرمی نہیں کبھی پڑی تھی آج ملک میں سب سے زیادہ گرمی سبی، تربت اور لسبیلا میں پڑی جہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ایک سو سولہ تک پہنچ گیا۔

لیڈر

بقیہ صفحہ اول

کے ہی اس جماعت نے مان لیا جو حضرت موسٰی علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوئی تھی۔

"سورج" کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ آپ مبالغہ انگیزیوں اور کاریوں کے ہزار غبار کے بادل اڑا ئیں ہیں "آفتاب آمد دلیل آفتاب" پر انحصار رکھتے ہوئے حضور کے ان کارناموں کو دیکھ کر جو آپ نے سرانجام دیئے ہیں۔ آپ کو "المصلح الموعود" ماننے پر مجبور رہیں۔ اور ہر شخص جو آنکھیں کھول کر دیکھے گا ــــ یہی کچھ دیکھے گا جھوٹ کے کوہ ہمالیہ ہوائی قلعوں کی حیثیت رکھتے ہیں جو آفتاب صداقت کی ایک کرن کی بھی تاب نہیں لا سکتے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین!

درخواست دعا

خاکسار کی چھوٹی لڑکی امۃ الشافی بعارضہ بخار، خسرہ و کھانسی وغیرہ چند روز سے سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (احمد حسین کاتب)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴